© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین......

اداریہ

سالِ نو...........مبارک

☆

کل عام وانتم بخیر، Happy New Year نیا سال مبارک ہو،

گزشتہ سال کے آغاز پر ہم نے لکھا تھا: " یہ کلمات ہر نئے سال کے آغاز پر لوگ ایک دوسرے سے کہتے ہیں، لیکن کیا نئے سال کی مبارک باد اسلامی شعائر میں سے ہے یا یہ بھی درآمدی اخلاقیات (امپورٹڈ کرٹیسی) کا کوئی حصہ ہے۔

نئے کیلنڈری یا اسلامی سال کے آغاز پر مبارک باد کا رواج کب سے ہے؟

مختلف ثقافتوں میں اس کی کیا اہمیت ہے۔

اس موضوع پر ایک جامع تحقیقی مضمون کی ضرورت ہے، جس پر کوئی نوجوان صاحب علم، قلم اٹھائیں اور معروف فقہی مصادر سے کچھ کشید کرلائیں تو ہم مجلہ فقہ اسلامی کے صفحات میں اسے نمایاں جگہ دیں گے۔"..................

مکمل ایک سال گزر جانے کے باوجود کسی نے اس موضوع پر ہمیں کوئی تحریر ارسال نہیں کی۔

نئے عیسوی واسلامی سال کی آمد کے موقع پر اس سال وطن عزیز میں توہین رسالت بل پر بحث چل رہی ہے۔ بل پیش کرنے والے فریق (جو کہ جدیدیت پسندوں کے شعوری یا لاشعوری ترجمان ہیں) کا کہنا ہے کہ توہین رسالت سے متعلق قانون کا استعمال غلط ہو رہا ہے اس لئے اس میں ترمیم کی ضرورت ہے۔ جدیدیت پسندوں کے "دان شور" یہ کہ رہے ہیں کہ توہین رسالت کی سزا، سزائے موت قرآن میں کہیں نہیں، ان سے کوئی پوچھے ہیروئن اسمگل کرنے کی سزا سزائے موت کہاں ہے جو سعودی عرب اور دیگر کئی اسلامی وغیر اسلامی ممالک میں رائج ہے اور جسے آپ نے درست و جائز تسلیم کررکھا ہے؟ اس بل کے مخالفین (جن کی اکثریت کا تعلق اسلامی ذہن رکھنے والوں سے ہے) کا کہنا یہ ہے کہ اس بل کی منسوخی یا اس میں ترمیم کرکے سزائے موت کو ختم کرنا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خلاف اسلام ہے اور وہ اسے کسی صورت ہونے نہیں دیں گے ۔ جمہوریت کی یہی آفتیں اور بقول ہمارے ایک مہربان کے یہی مزے ہیں کہ جو چاہو اکثریت کی بنیاد پر منوالو..................

سال ۲۰۱۰ میں وطن عزیز میں سیلاب کی تباہ کاریوں سے لاکھوں افراد متاثر ہوئے اور متعدد تنظیموں نے حکومت کے شانہ بشانہ اور بعض نے آزادانہ سیلاب زدگان کی مدد کی ۔مگر اختتام سال پر جبکہ ابھی بحالی کا عمل مکمل نہیں ہوا اور اب بھی ہزاروں لوگ کھلے آسمان تلے زندگی گزارنے پر مجبور ہیں اور جن کے جگر گوشے، عزیز، اور متاع حیات اس سیلاب میں بہ گئے ان کا غم ان کے ذہنوں پر ابھی ایک زخمِ تازہ ہے کہ سال نو کے استقبال کی تیاریاں اسی دھوم دھام سے عروج پر ہیں جیسے ہر سال ہوا کرتی ہیں۔

نئے سال کی آمد کے موقع پر حسب سابق خوشیوں کے شادیانے اسی زور وشور سے بجائے جارہے ہیں جیسے ہر سال بجائے جاتے ہیں ۔اس رات(New year night) کو ہونیوالی زبردست ہوائی فائرنگ سے یوں لگتا تھا جیسے شہر میں اسلحہ مفت تقسیم ہوا ہو اور بارود، خیرات کے بتاشوں کی طرح بٹا ہو۔

شہر کے مختلف نائٹ کلبوں ، اور اپر کلاس ہوٹلوں کی تقریبات میں جہاں سیلاب زدگان میں امداد تقسیم کرنے کرانے والے بھی موجود تھے سر مو فرق نہیں دیکھا گیا ۔سرکاری تقریبات کی رونقوں میں کوئی تبدیلی محسوس نہیں کی گئی۔رقص وسرود کی محافل آباد کرنے والوں نے اپنے نفس کی تسکین کا سامان اسی آب وتاب سے کیا جس کے وہ عادی ہیں۔اس کیفیت سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ دکھ سہنے والے اس ملک کے باشندے اور ہیں اور عیش وعشرت والے کچھ اور........... جب کسی قوم میں بے حسی اس حد کو پہنچ جائے کہ مرفہ الحال طبقہ مفلوک الحال طبقوں کے دکھ کو اپنا دکھ نہ سمجھے تو پھر قانون قدرت حرکت میں آیا کرتا ہے اور خوفناک انقلابات برپا ہوا کرتے ہیں۔قوم کو اس وقت استغفار اور استغاثہ کی شدید ضرورت ہے۔

رب العزت ہمارے ملک کی حفاظت اور قوم کو ہدایت عطا فرمائے اور سیلاب زدہ و زخم خوردہ ہونے کے باوجود رنگ رلیوں کا اہتمام کرنے والوں کو خداوند کریم نور بصیرت عطا کرے یا نشان عبرت بنادے (آمین)

☆ الضرر یزال ☆ ضرر (نقصان) کا ازالہ کیا جائے گا ☆

© rasailojaraid.com